राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.:publicrelation.ncpul@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Education, Department of Higher Education
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated: 15/09/2021

اردو قصائد میں ہندوستانی ثقافت کی شاندار عکاسی ملتی ہے: پروفیسر شیخ عقیل احمد

قومی اردو کونسل میں 'اردو قصائد کی ادبی اور ثقافتی روایت' پر مذاکرہ

نئی دہلی: اردو کی شعری اصناف میں قصیدے کو مرکزیت حاصل رہی ہے۔ دکن اور شمالی ہندوستان میں ہمیں سیکڑوں ایسے اردو قصیدہ نگار نظر آتے ہیں جنھوں نے نہ صرف اس صنف کو وسعت دی بلکہ اردو کے شعری ادب کو بھی بلندیوں تک پہنچایا اور اپنے قصائد میں ہندوستانی تہذیب وثقافت کی شاندار عکاسی بھی کی۔ ان خیالات کا اظہار قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر شیخ عقیل احمد نے قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام منعقدہ ورچوئل مذاکرہ بعنوان 'اردو قصائد کی ادبی اور ثقافتی روایت' میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ قصیدہ اردو کی بہت اہم صنف ہے جس میں ہر طرح کے موضوعات اور مضامین کو برتنے کی بھرپور گنجائش موجود ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر شاعر قصیدے کے میدان میں طبع آزمائی کرنے میں فخر محسوس کرتا تھا، آج بھلے ہی قصیدہ اپنی شان وشکوت کھوچکا ہے، تاہم اس کی کوکھ سے جنم لینے والی غزل کا دبدبہ اب بھی قائم ہے۔

پروفیسر عبدالحق نے شمالی ہندوستان میں قصیدے کی روایت کے حوالے سے کہا کہ شمالی ہند میں قصیدے کی روایت کو آگے بڑھانے میں ولی کا اہم کردار ہے۔ انھوں نے بہترین قصیدے کہے۔ ولی کے بعد سودا نے اردو قصیدے کو آسمان پر پہنچا دیا۔ اردو میں سودا سے بڑا کوئی قصیدہ نگار پیدا نہ ہوسکا۔ انھوں نے قصیدے میں ہندوستانی تہذیب وثقافت پر گفتگو کرتے ہوئے اردو قصیدے کے ثقافتی مطالعہ پر خصوصی توجہ دلائی۔ اس موقع پر پروفیسر عتیق اللہ نے قصیدے کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی اور تنقیدی بحث کی۔ انھوں نے کہا کہ قصیدے کو 'ام الاصناف' کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ قصیدے کے اسالیب ہمیں دوسری اصناف میں بھی نظر آتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آج ہمیں قصیدے کے کینن کے حوالے سے غور وفکر کرنے اور کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر نسیم الدین فریس نے اپنے خطاب میں دکن میں اردو قصیدے کی روایت کا جائزہ لیا۔ انھوں نے کہا کہ اردو کی زیادہ تر اصناف کا آغاز دکن میں ہوا ہے۔ جہاں تک اردو قصیدے کی بات ہے تو اس صنف کی ابتداء بہمنی دور میں ہوئی، اس کے بعد عادل شاہی اور قطب شاہی دور میں کئی اہم شاعر قصیدے کی طرف متوجہ ہوئے اور عمدہ قصیدے کہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اردو کے شعرا کے پیش نظر فارسی کے قصائد رہے ہیں۔ پروفیسر نسیم الدین فریس نے قصیدے کے زوال پر بھی روشنی ڈالی، اور انھوں نے قصیدے کے احیا کے حوالے سے کہا کہ قصیدہ آج بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ آج بھی موضوعات کی کمی نہیں ہے۔ پروفیسر نسیم احمد نے سودا کی قصیدہ نگاری کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ سودا نہ ہوتے تو شاید اردو میں قصیدے کا ذکر بے سود ہوجاتا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ درباروں کا خاتمہ قصیدے کے زوال کا سبب نہیں ہے۔ کیونکہ اردو کے بہترین قصیدے نعتیہ اور منقبتی ہیں اور ان موضوعات پر آج بھی قصیدے کہے جاسکتے ہیں۔

مذاکرے کی نظامت کے فرائض پروفیسر احمد محفوظ نے بحسن وخوبی انجام دیے۔ قومی اردو کونسل کی اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک) شمع کوثر یزدانی نے تمام مہمانان اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام میں کونسل سے ڈاکٹر کلیم اللہ (ریسرچ آفیسر)، انتخاب عالم (ریسرچ آفیسر) اور دیگر اسٹاف کے علاوہ سیکڑوں دانشوران واسکالرز آن لائن شریک رہے۔ افضل حسین خان (ریسرچ اسسٹنٹ) اور افروز عالم نے تکنیکی تعاون فراہم کیا۔

(رابطہ عامہ سیل)